خدمت اور منادی کے حوالے سے ہماری روحانیت کم زور کر دی ہے۔"

مذکورہ "فیلوشپ" کے سیکرٹری جنرل کانگ کی رائے میں تعلیم یافتہ اور تاجر طبقے میں بائبل کے لیے بڑی کشادہ دلی پائی جاتی ہے اور مستقبل میں اس طبقے میں تبشیر کی ضرورت ہوگی۔ اگرچہ ملائشیا کے رہنما اسے ایک ترقی پسند ملک کے طور پر پیش کرتے ہیں جسے بنیاد پرستی سے کوئی تعلق نہیں، مگر ملک کی ۵۳ فیصد آبادی "ملے" ہے اور ملائشیا کے دستور کے مطابق "ملے ہونا مسلمان ہونا ہے۔" ملائشیا کی ۸۶ء۶ سے ۱۰ فیصد آبادی پر مشتمل چرچ کو اپنا وجود قائم رکھنے کی اجازت ہے، مگر اس کی سرگرمیاں کچھ حدود کے اندر ہیں۔ ۱۹۸۰ء کے عشرے میں ایسے قوانین منظور کیے گئے جن کے مطابق ملے آبادی کو حلقۂ مسیحیت میں لانے پر پابندی ہے، حالانکہ دستور میں آزادیٔ مذہب کی ضمانت دی گئی ہے۔

"ملائشیا پریئر فیلوشپ" کے برائن نیوٹن کی رائے میں چرچ اپنی نازک حیثیت کے تحت ماضی میں چنداں دو ٹوک رویّہ اختیار نہیں کر سکا۔ "ایک طرف تو مسیحی چرچ خاصا نمایاں ہے، متعدد مسیحی اہم حکومتی عہدوں پر فائز ہیں اور روح القدس کی کارفرمائی نظر آتی ہے، مگر دوسری طرف چند برس پہلے تک چرچ دروں بینی میں مبتلا رہا۔ اسے یہ خدشہ لاحق رہا کہ وہ اذیّت کا سامنا کر رہا ہے۔" حالیہ برسوں میں چرچ کی قوّت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ وانگ کم کانگ کے بقول "اب چرچ تجدیدی عمل سے گزر رہا ہے۔" مختلف مسیحی مذہبی گروہوں کے درمیان اتحاد و تعاون کی فضا قائم ہو گئی ہے اور آبادی کے غیر ملے حصّے (جس میں ۳۰ فیصد چینی، ۹ فیصد ہندوستانی اور تقریباً ۸ فیصد مقامی قبائلی لوگ شامل ہیں) تک انجیلی پیغام پہنچانے کی کوشش میں چرچ کو قبائلیوں، اور بالخصوص مشرقی ملائشیا، میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ گزشتہ تین برسوں میں کئی سو چرچ وجود میں آئے ہیں۔ اس کام کا آغاز کولوراڈو (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کی ایک تنظیم Disciple a Whole Nation) DAWN، پوری قوم کو مسیح کے چرنوں میں لے آیے) کی تائید سے ہونے والی ایک کانفرنس (۱۹۹۲ء) سے ہوا تھا۔ اس کانفرنس کے نتیجے میں ملائشیا کے چرچ نے آگے بڑھ کر سن ۲۰۰۰ء کے لیے پوری قوّت سے کام کرنے کا جذبہ حاصل کیا ہے۔ چار ہزار چرچ بنائے گئے، ایک لاکھ افراد کو دعاؤں میں شامل کیا گیا اور ملائشیا کی مقامی زبان میں دو سو عبادتی اجتماعات کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ایک مقامی مبشّر کی رائے میں ترویجِ مسیحیّت میں سب سے بڑی کمزوری ڈر اور خوف کی موجودگی ہے۔ ملے آبادی بائبل کی مزاحم نہیں، اسے نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگرچہ مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیّت میں لانے کی راہ میں قانونی اور خارجی مشکلات ہیں، تاہم مسیحی خود اپنے روّیوں سے شکست خوردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۸۰ء کے عشرے سے اب تک تقریباً آٹھ ہزار مسلمان مسیحیت اختیار کر چکے ہیں۔

ملائشیا کا چرچ تجربہ و مشاہدہ کے لیے اپنی جغرافیائی حدود سے باہر بھی دیکھ رہا ہے۔ مشرقی ملائشیا کے قبائلی مسیحیوں کے ایک گروپ نے نیو میکسیکو کی ریڈ انڈین آبادی میں مسیحیت کے پیغام کی منادی کی اور گروپ میں شامل افراد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اُن کے اور امریکی ریڈ انڈین آبادی کے درمیان بڑی مماثلت ہے۔ دونوں کا مظاہر پرستانہ اندازِ نظر ہے۔ اُن کی منادی کے نتائج اس لیے اچھے نکلے کہ کبھی دُنیا کو دیکھنے کا اُن کا اپنا انداز نظر یہی تھا۔ مشرقی ملائشیا کے مسیحیوں نے کمبوڈیا، ویت نام، جنوبی تھائی لینڈ اور جاپان کے ساتھ سوڈان اور مغربی افریقہ میں مبشّرین بھیجنے شروع کر دیے ہیں۔ اپریل ۱۹۹۷ء کی ایک کانفرنس (پان بورنیو) میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اب مسیحیوں کو ملائشیا کی ملی آبادی کے ساتھ بیرونی دُنیا کو مسیحیت کا پیغام پہنچانا چاہیے۔ ایک مبشّر نے کہا کہ "فصل پک کر تیار ہے مگر کارکن بہت ہی کم ہیں۔"

متفرّق

"مذہبی آزادی محدود کرنے کا روسی قانون مایوس کن ہے۔" — امریکی دفتر خارجہ

امریکی دفتر خارجہ کے نائب ترجمان جیمز فولے کا کہنا ہے کہ امریکہ کو روس کے ایک نئے قانون کی منظوری پر مایوسی ہوئی ہے جس کا مقصد روس میں مذہبی آزادی کو محدود کرنا ہے۔

۲۶ ستمبر کو جب صدر بورس یلسن کے دستخطوں کے بعد اس بل نے قانون کی شکل اختیار کی تھی، تو جیمز فولے نے دفتر خارجہ میں رپورٹروں کو بتایا کہ صدر کلنٹن، نائب صدر الگور اور وزیر خارجہ میڈیلین آل برائیٹ، سب ہی نے روسی حکومت سے اس قانون کے نتائج و مضمرات کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

جیمز فولے نے بتایا کہ ہم نے اس بل کے بارے میں اپنے نظریات قطعاً نہیں چھپائے اور ہم گزشتہ تین ماہ کے دوران اس بل کے مختلف مراحل پر اعلیٰ سطح پر اپنا نقطۂ نظر واضح کرتے رہے ہیں۔

نئے قانون کے تحت، مذہبی گروپوں کو روسی حکومت کے متعلقہ محکمے میں اپنی رجسٹریشن سے پہلے پندرہ سال انتظار کرنا ہوگا۔ اس قانون کے تحت غیر اندراج شدہ مذہبی گروپوں کو صرف رسمی اور نجی سطح پر مذہبی شعائر پر عمل کرنے کی اجازت ہوگی، جبکہ غیر ملکی مشنریز پر سخت پابندی ہوگی۔ روس میں قانونی طور پر مقیم لوگوں سمیت حقوقِ شہریت نہ رکھنے والے تمام افراد پر مذہبی انجمنیں تشکیل